نشانات مرزا

بقلم منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری

قادیانی اخبار "الفضل" ۴ - اپریل سنہ رواں میں "صداقت مرزا" پر مضامین لکھے گئے ہیں - بعض علماء مرزائیہ نے تو قرآن و حدیث کی ان پیشگوئیوں کو جو حضرت عیسےٰ ابن مریم کی آمد و نزول کے متعلق ہیں، تاویلات رکیکہ و تسویلات نفسانیہ کے سانچے میں ڈھالنے کی ناکام سعی کرتے ہوئے مسیح قادیانی پر چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے - اور بعض نے مرزا صاحب کے چند گول مول الہامات کو ان کی پیشگوئیاں ظاہر کر کے صداقت مرزا پر استشہاد کیا ہے - چونکہ مرزا صاحب کا ارشاد ہے -

"ہمارا صدق یا کذب جانچنے کو ہماری پیشگوئیوں سے بڑھکر اور کوئی محک امتحان نہیں" (اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء)

اس لئے میں اسی حصہ پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں - مگر قبل اس کے کہ میں اس پر کچھ لکھوں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ناظرین کرام کو اصلی اور نقلی پیشگوئیوں میں امتیاز کرایا جائے -

یہ امر کہ کس قسم کی پیشگوئیاں اصلی اور لائق تمسک ہوتی ہیں - اور اُن میں کون کون سے پہلو قابل غور ہیں، مرزاجی کی تحریر ذیل سے اس پر کچھ روشنی پڑتی ہے - وھو ھذا

"ہمیشہ پیشگوئیوں کے تین پہلو قابل غور ہوتے ہیں - اول یہ کہ ہر ایک پیش گوئی میں دیکھا جاتا ہے کہ جب وہ لوگوں کے سامنے بیان کی گئی تو کیا اسکی اشاعت ایک ایسے درجہ تک پہنچ گئی تھی جو اطمینان بخش ہو اور کیا اس کی ایسی شہرت ہو گئی تھی جس کو عام شہرت کہہ سکتے ہیں - یا

اس کا نام تواتر رکھ سکتے ہیں۔ دوسرا پہلو یہ قابل غور ہوتا ہے کہ جب
کوئی پیشگوئی شائع کی گئی اور تمام موافقوں اور مخالفوں میں پھیلائی
گئی تو کیا اس کے مضمون میں کوئی خارق عادت بیان تھا جو انسانی
اٹکلوں کے دائرے سے بالاتر خیال کیا جاتا' یا ایسا بیان تھا کہ ایک
عقلمند علم ہیئت یا طبعی سے مدد لیکر یا کسی اور طریقہ سے بیان کر سکتا
ہے۔ تیسرا پہلو یہ ہے کہ کیا ایک پیشگوئی جس قوت اور عام شہرت
سے پھیلائی گئی تھی اُسی عام شہرت کی شہادت سے پوری بھی ہوگئی
یا نہیں۔" (ضمیمہ تریاق القلوب ۲ء صفحہ ۱۱۵)

اس کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ ایسی پیشگوئی جس امر پر مشتمل ہو اس میں اس کی صراحت ہو۔ ع

بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو لاکھوں

کی مصداق نہ ہو۔ کیونکہ ایک بات یونہی گول مول بیان کرنی جس کا نہ سر ہو نہ پیر موم کی ناک کی طرح جدھر چاہا پھیر لیا۔ صداقت کی دلیل خاصکر نبوّت جیسے معرکۃ الآرا اور نازک مسئلہ میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اگر کسی مدعی الہام کی پیشگوئیاں عموماً اسی قسم کی ہوں تو اُس کے دھوکہ باز ہونے کی دلیل ہے۔

مرقومہ معیارات مسلمہ و مقبولہ مرزا کو دیکھتے ہوئے اخبار الفضل کے نامہ نگار جناب ڈاکٹر اسمٰعیل صاحب کی پیش کردہ اکثر پیشگوئیاں سراسر تصنع مجسم بناوٹ اور سراپا جعل ہیں۔

بانصاف ناظرین! بھلا یہ بھی کوئی پیشگوئی ہے کہ "موت قریب"۔ "ان اللہ یحمل کل حمل"۔ موت قریب ہے اللہ تعالیٰ سب بوجھ اُٹھا دیگا۔ (الفضل ۴۔ اپریل صفحہ ۵ کالم ۳) اس سے ڈاکٹر صاحب نتیجہ نکالتے ہیں کہ یہ مرزا صاحب کی وفات کی پیشگوئی ہے۔

کیا کہنے ہیں۔ کیوں صاحب! اس میں یہ کہاں مذکور ہے کہ موت سے موت

مرزا مراد ہے۔ ہاں یہ بھی بتلائیے! یہ کن مخالفوں کے سامنے پیش کی گئی تھی۔ اور اس کا مطلب کیا بیان کیا گیا تھا۔ اور اس میں خارق عادت امر کونسا ہے جو انسانی اٹکلوں کے دائرے سے بالاتر ہے۔

قارئین کرام! گو ڈاکٹر صاحب نے اس پیشگوئی کا پتہ نہیں دیا کہ کس اخبار یا کتاب میں درج ہے۔ مگر میں پوری تحقیق کرنے کو اس پیشگوئی کا ماسبق د مالحق آپ کے سامنے پیش کئے دیتا ہوں۔ ملاحظہ ہو یہ الہام اخبار " بدر" ص۴۶ جلد ۶ میں اس طرح لکھا ہے۔

" (۳) "موت قریب"۔ "ان اللہ یحمل کل حمل" × × × (کسی شخص کی موت قریب ہے۔ اللہ ہر ایک بوجھ اٹھالیگا) اس کے معنے ابتک معلوم نہیں ہوئے۔" (اے جناب! اگر آپ معنے متعین کر دیتے تو کام کس طرح چلتا۔ ڈاکٹر اسمٰعیل صاحب کا مضمون کیسے مکمل ہوتا)

اس کے بعد ایک اور الہام ہوا جس کے اظہار کی اجازت نہیں۔ شاید بعد میں اجازت ملجائے۔ اس کا پہلا فقرہ یہ ہے۔

" دیکھو میں ایک نہایت چھپی ہوئی بات ظاہر کرتا ہوں"

بھائیو! خدارا انصاف سے کہو اس تُک بندی کو پیشگوئی کہنا ڈاکٹر صاحب کے محقق باکمال ہونے کی دلیل ہے یا نہیں۔ دیکھئے مرزا صاحب تو باوجود یہ دعوٰے رکھنے کے کہ

" روح القدس کی قدسیت ہر وقت ہر دم ہر لحظہ بلا فصل مُلہم کے تمام قوٰے میں کام کرتی رہتی ہے۔" (آئینہ کمالات)

اس الہام کی تعیین میں دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔ مگر ڈاکٹر اسمٰعیل صاحب بڑے طمطراق یا یوں کہئے کہ انتہائی دلیری سے اس سے خود ملہم کی موت پر استدلال کرتے ہیں۔ معلوم نہیں مرزا صاحب جو بقول خود جامع انبیاء مالک کن فیکون تھے کس بوجھ کے تلے دبے ہوئے تھے۔ جس کے اُٹھانے کا

اس الہام میں وعدہ دیا گیا ہے۔

الغرض یہ الہام بجائے اس کے کہ ڈاکٹر صاحب کی دلیل بنے، کذب مرزا کیلئے ہماری دلیل ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر جی نے ایک الہام یہ پیش کیا ہے

"تحفۃ الملوک"۔ یہ الہام خلیفہ ثانی کے وقت پورا ہوا جب تحفہ شاہزادہ ویلز کے ذریعہ تبلیغ کی گئی۔" (جل جلالہ)

یہ الہام ریویو جلد ۲ ص۳ کے ٹائیٹل پیج پر لکھا ہے اور اس کی تفصیل کے متعلق کہا ہے۔ "اس کے معنے ابھی نہیں کھلے بہر حال ملوک سے کچھ اسکی نسبت ہے"۔

مرزائیو! تمہارے پیر و مرشد نے جو معیار پیشگوئیوں کے لکھے ہیں ان پر یہ ٹھیک اُترتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی بتلاؤ سچے نبیوں کی پیشگوئیوں کا ½ حصہ بھی اسطرح کا گول مول ہوتا ہے جیسا کہ تمہارے نبی کا ہے؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو جھوٹے کاہنوں اور نبیوں کی پیش گوئیوں میں امتیاز کیا ہوگا؟

عجیب ہوشیاری

مرزا صاحب کی موت لاہور میں بحالت مسافری ہوئی تھی۔ اس پر ڈاکٹر صاحب ایک طرف تو ان کے الہام "داغ ہجرت" سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ اس میں مرزا کی موت بیرون وطن کی طرف اشارہ ہے۔ اور دوسری طرف اسی الہام سے یوں متمسک ہوئے ہیں کہ

"داغ ہجرت"۔ اس کا ایک مطلب پہلے بیان ہوا۔ دوسرا مفہوم اس وقت پورا ہوا جب مسلمانوں میں پولٹیکل شورش کی وجہ سے ہجرت کا شوق پیدا ہوا۔ ہزاروں آدمی خانماں برباد ہوگئے۔" (الفضل مذکور)

الہام کیا ہے اچھی خاصی فلور مل ہے جس میں ایک ہی قسم کی جنس گندم سے ایک طرف میدہ نکل رہا ہے تو دوسری طرف اسی سے آٹا ۱ و ۲ اور سوجی نکل رہی ہے۔ آہ ؎ جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

معزز ناظرین! یہ فن بوقلمونی موجودہ مرزائیوں کا ایجاد کردہ نہیں ہے بلکہ "اعلیحضرت جامع الانبیاء جناب آدم ثانی" مرزائے قادیانی کا رائج کردہ ہے۔ ناظرین کی تفنن طبع کیلئے مرزا صاحب کا ایک الہام بطور نمونہ پیش ہے

"شاتان تذبحان"۔ "دو بکریاں ذبح کیجائیں گی"

شروع شروع میں تو انہوں نے اس کا یہ مطلب بتایا کہ ان بکریوں سے آسمانی منکوحہ محمدی بیگم کا خاوند اور والد مراد ہے (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۷) مگر جب کابل میں اُن کے دو مرید سنگسار کئے گئے تو جھٹ ان پر چسپاں کر دیا (ملاحظہ ہو تذکرۃ الشہادتین ص۷۶)

غرض اس قسم کے الہام جو بوجہ گولائی کے چیستان کے ہمشکل ہوں جن میں ہر ایک قسم کی تاویل کی گنجائش ہو۔ نہ تو کسی مدعی نبوت کی صداقت کی دلیل ہو سکتے ہیں اور نہ اہل عقل کے نزدیک قابل التفات۔ ہاں بعض الہام جو ڈاکٹر صاحب نے ایسے پیش کئے جن کا کچھ نہ کچھ سر پیر نظر آتا ہے اس قابل ہیں کہ ہم اپنی پوری توجہ ان پر صرف کریں۔ ہمارا یہ دعوے ہے کہ اس قسم کے جتنے الہام مرزا صاحب نے ظاہر کئے ہیں وہ سب کے سب صریح جھوٹے نکلے ہیں۔ ازانجملہ ڈاکٹر صاحب نے ایک الہام یہ لکھا ہے کہ

"(مرزا صاحب کی) عمر کے متعلق ایک الہام تھا ثمانین حولاً اوقریباً من ذالک۔ یعنی عمر اسی سال یا اس کے قریب ہوگی۔ سو ستر سال سے متجاوز ہو کر اور اسی کے پیٹے میں آکر آپ فوت ہوئے۔"

(الفضل مذکور)

اس گول مول فقرہ "عمر اسی یا اس کے قریب" کی تعیین مرزا صاحب نے جو کی ہے وہ بھی گول مول ہی ہے تاہم کچھ واضح ہے۔ ہو ہذا۔

"جو ظاہر الفاظ وحی کے متعلق ہیں وہ تو چوہتر اور چھیاسی کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں۔" (ضمیمہ نصرۃ الحق ص۹۷)

حوالہ بالا کی رو سے کم از کم مرزا جی کی عمر ۷۴ سال ہونی چاہیئے تھی۔ آیئے اب دیکھیں کہ وہ کب پیدا ہوئے۔ سو ملاحظہ ہو مرزا جی اپنی پیدائش کو اکابر اولیاء کی پیشگوئی کے مطابق بتاتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔

"اسی طرح بہت سے اکابر امت گذرے ہیں جنہوں نے میرے لئے پیشگوئی کی اور پتہ بتایا۔ بعض نے تاریخ پیدائش بھی بتائی ہے جو "چراغ دین" ۱۲۶۸ھ ہے" (الحکم ۱۲ جلد ۸ صفحہ ۶)

معلوم ہوا کہ مرزا جی کی پیدائش ۱۲۶۸ھ میں ہوئی۔ باقی رہا یہ امر کہ آپ فوت کب ہوئے' سو اس کیلئے خلیفہ قادیانی کا رسالہ تحفہ ویلز ملاحظہ ہو۔ اس میں تاریخ وفات مرزا ۲۶۔ مئی ۱۹۰۸ء مسطور ہے جو ٹھیک ۲۴۔ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ کے مطابق ہے۔ پس اس حساب سے مرزا جی کی عمر ۵۹ سال ہوئی۔ یعنی اپنے بتائے ہوئے وقت موت سے ۱۵ سال پہلے مر گئے۔ فالحمد للہ علی ذٰلک۔

اس قسم کی دوسری پیشگوئی ڈاکٹر صاحب نے یہ پیش کی ہے۔

"مولوی محمد حسین بٹالوی کے متعلق"۔ "مئی ۱۸۹۳ء میں آپ (مرزا) نے مولوی محمد حسین بٹالوی کے متعلق یہ دیکھا۔ رائیت ان ھذا الرجل الخ محمد حسین مرنے سے پہلے میرے ایمان کو مان لیگا اور مجھے کافر کہنا چھوڑ دیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ہمارے ایک دوست مولوی محمد حسین کے پاس گئے اور اس بات کی تصدیق کر لی۔ ہمارے اخبارات میں چھپ چکی ہے۔"

جواب مولوی محمد حسین بفضل خدا آخری دم تک مرزا جی کو آڑے ہاتھوں لیتے رہے۔ ان کی وفات کے بعد جو مسودہ مضامین ملا اس میں بھی تکذیب مرزا مرقوم تھی۔ پس یہ بالکل جھوٹ ہے کہ مولوی صاحب مرحوم و مغفور نے تکفیر مرزا سے رجوع کیا تھا۔ مرزا جی کا یہ کشف یا خواب جو ڈاکٹر صاحب نے

ع۱ شیخ عبدالاسلام صاحب خلف مولوی صاحب مرحوم ساکن نونگ لاہور کے گواہ ہیں

پیش کیا ہے اس کا مطلب صرف اتنا ہی نہیں تھا کہ مولوی محمد حسین مرزا کے مومن ہونے کا اقرار کرینگے بلکہ اس کا اصلی مطلب مرزا صاحب نے یہ بتایا ہوا ہے کہ مولوی محمد حسین مجھ پر ایمان لے آئینگے۔ چنانچہ فی الحال آپ کی خدمت میں صرف اعجاز احمدی مصنفہ مرزا کے ص ۵ سے چند اشعار پیش کرتا ہوں ملاحظہ ہوں۔ لکھا ہے۔

ولو شاء ربی کان ینبغی ھدی اتقی	اگر خدا چاہتا وہ ہدایت کو قبول کرتا۔
ولو شاء ربی کان ممن یبصر	× × × مجھے پہچان لیتا۔
وما ان قنطنا والرجاء معظم	ہم اس کے ایمان سے ناامید نہیں بلکہ امید ہے
کذالک وحی اللہ یدری ویخبر	اسی طرح خدا کی وحی خبر دے رہی ہے۔
سیبدی لک الرحمن مقسوم حبکم	(اے مرزا) تجھ پر خدا تیرے دوست محمد حسین کا
سعید فلا ینسیہ یوم مقدر	مقسوم ظاہر کردیگا۔ سعید ہے روز مقدر اسے فراموش نہیں کریگا۔
یحیی بایدی اللہ واللہ قادر	خدا کے ہاتھوں سے زندہ کیا جائیگا اور
ویاتی زمان الرشد والذنب یغفر	خدا قادر ہے۔ اور رشد کا زمانہ آئیگا اور گناہ بخشدیا جائیگا × × ×
وان کلامی صادق قول خالقی	میرا کلام سچا ہے میرے خدا کا قول ہے۔
ومن عاش منکم برھۃ فینظر	جو شخص تم میں سے زندہ رہیگا دیکھ لیگا۔
اتعجب من ھذا فلا تعجبن لہ	کیا تو اس سے تعجب کریگا پس کچھ تعجب نہ کر۔
کلام من المولی ووحی مطھر	یہ خدا کا کلام ہے اور پاک وحی ہے۔
وما قلتہ من عند نفسی کراجم	میں نے دل سے اٹکل سے بات نہیں کی۔
اریت ومن امر القضا اتحیر	بلکہ کشفی طور پر مجھے دکھایا ہے اور میں اس سے حیران ہوں۔
اقلب حسین یھتدی من یظنہ	کیا محمد حسین کا دل ہدایت پر آجائیگا یہ کون

عجیب وعند اللہ ھین والیسر — گمان کر سکتا ہے۔ عجیب بات ہے اور خدا کے نزدیک سہل اور آسان ہے۔

ثلثۃ اشخاص بہ قد دا یتم — تین آدمی اس کے ساتھ اور ہیں۔ ایک

ومنھم الٰھی بخش فاسمع وذکر — الٰہی بخش اکونٹنٹ عثمانی[1] ہے پس سُن اور سُنا دے۔

ڈاکٹر صاحب! کیا مولوی صاحب موصوف اور منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ مرزا پر ایمان لے آئے تھے؟ اگر جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہوگا تو بتلائیے آپ کے پیر و مرشد کا یہ الہام جسے محیّر کن قدرت اور پاک وحی وغیرہ کہا گیا تھا، کیوں پورا نہ ہوا۔ ہاں ہاں اسی اشتہار مئی ۱۸۹۳ء میں جب آپ نے پیش کیا ہے، یہ لکھا تھا کہ

عبدالروف حاہلہار

"ارجو ان یجعلھا ربی حقا"

(امید ہے اللہ تعالےٰ میرے اس خواب کو سچا کریگا)

یہ صریح جھوٹ کیوں ہوگیا ؎ بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

اس کے آگے ڈاکٹر اسمٰعیل صاحب نے لکھا ہے۔

"آریہ مذہب کے متعلق پیشگوئی۔ (مرزا صاحب) فرماتے ہیں۔

"ابھی تم میں سے لاکھوں کروڑوں انسان زندہ ہونگے کہ اس مذہب کو نابود ہوتے دیکھ لوگے"

اس کے متعلق خود بڑے بڑے آریہ لیڈروں نے آریہ سماج کی موت پر گواہی دی ہے۔"

عجیب انداز ہے۔ کیوں صاحب! "نابود" ہونے کے یہی معنے ہیں کہ کوئی آریہ پنڈت قوم کو اُبھارنے کیلئے یا اپنی قومی مذہبی غفلت کے اظہار کے لئے مضمون لکھے تو اس سے ان کے مذہب کے "نابود" ہوجانیکا استدلال کیا جاوے۔ اور یہ استدلال بھی مدعی نبوت کی صداقت پر۔ اچھا جناب

[1] مقیم لاہور

اگر بعض آریوں کی مذہبی غفلت کا اظہار ان کے نابود ہونے کی دلیل ہے تو مندرجہ ذیل اشعار خلیفہ قادیانی کے پڑھکر بتلائیے کہ مرزائی مذہب جس نے بقول مرزا صاحب آرین مذہب کا نابود ہونا دیکھنا تھا آریوں سے پہلے خود مرا یا نہیں۔ ملاحظہ ہوں وہ اشعار یہ ہیں۔

"آہ دنیا پہ کیا پڑی اُفتاد — دین و ایمان ہو گئے برباد
مہر اسلام ہو گیا مخفی — سارے عالم پہ چھا گیا ہے سواد
آج مسلم ہیں رنج و غم سے چور — اور کافر ہیں خندہ زن دل شاد
روح اسلام ہو گئی محصور — کفر کا دیو ہو گیا آزاد
جو بھی ہے دشمنِ صداقت ہے — دین حق سے ہے اس کو بغض و عناد
جھوٹ نے خوب سر نکالا ہے — ہے صداقت کی ہل گئی بنیاد
اے خدا اے شہِ مکینِ مکاں — قادر و کارساز و ربّ عباد
چاروں اطراف سے گھرے ہیں ہم — آگے پیچھے ہمارے ہیں حسّاد
زلزلوں سے ہماری ہستی کی — ہل گئی سر سے پا تلک بنیاد
کچھ تو فرمائیے کریں اب کیا — کچھ تو اب کیجئے ہمیں ارشاد
کبتلک بے گناہ رہینگے ہم — تختۂ مشق بازوئے جلاد
کب طلسمِ فریب ٹوٹے گا — کب گریگا وہ پنجۂ فولاد
ان دکھوں سے نجات پائینگے کب — ہونگے کب ان غموں سے ہم آزاد
شانِ اسلام ہو گی کب ظاہر — کب مسلمان ہونگے خرّم و شاد
پوری ہو گی یہ آرزو کب تک — کب بر آئیگی یہ ہماری مراد
نام لیوا رہیگا تیرا کون — ہم اگر ہو گئے یونہی برباد

(کلام محمود صفحہ ۱۴۳)

ڈاکٹر صاحب! کیا کہتے ہیں۔ افسوس مرزائی مذہب بڑھاپے میں نہیں جوانی سے بھی پہلے مر گیا۔ (باقی دارد)

تصحیح مرقع قادیانی نمبر ۳ صفحہ ۱۷ سطر ۱۵ کے بعد کی چند سطور بوجہ سہو درج ہونے سے رہ گئی ہیں۔ ناظرین مرقع تکلیف فرما کر لکھ لیویں۔ وہ یہ ہیں۔

" مرزائی دوستو! کیا مرزا صاحب وہی نہیں ہیں جنہوں نے عبداللہ آتھم عیسائی سے مباحثہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ " سلسلہ کا استقراء کے مخالف جب کوئی امر ثابت ہو جائے تو وہ امر بھی قانون قدرت اور سنت اللہ میں داخل ہو جاتا ہے۔" (جنگ مقدس صفحہ تقریر مرزا ۲۴ مئی ۱۸۹۳ء) مگر افسوس ہے اس جگہ آ کر وہ سب کچھ بھول گئے اور "

(اس سے آگے سطر ۱۶ سے پڑھئے)

(محمد عبداللہ معمار امرتسری)

قادیانی دعوے کی تحقیق

(از مولوی ابو سعید محمد شریف صاحب قریشی ٹاہلیانوالوی جہلمی)

یوں تو مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیانی کے دعاوی بہت ہیں لیکن مندرجہ ذیل شعر ؎ ابن مریم مرگیا حق کی قسم

داخلِ جنت ہوا وہ محترم

دو دعاوی پر مشتمل ہے۔ اوّل ابن مریم کی وفات۔ دوسرے آپ کا مرنے کے بعد جنت میں داخل ہونا۔ جنہیں مؤکد بحلف کر کے قابل اعتماد بنایا ہے۔ اس بیان میں مرزا صاحب چونکہ ہمارے سامنے ایک مخبر کی حیثیت میں پیش ہوئے ہیں، اس لئے ہم پر لازم ہے کہ آپ کی آوردہ خبر کو مان لینے سے پہلے جانچ پڑتال کریں کہ آیا مخبر سچا اور قابل اعتماد بھی ہے یا نہیں؛ اگر مخبر سچا